محترم جناب مفتی ____________ صاحب

(1240)

السلام علیکم! کیا فرماتے ہیں۔ (محدثین کرام)

مورخہ: ۲۷ نومبر ۲۰۲۱ء

سوال

مفتی صاحب: ایک دعا امام حکیم ترمذیؒ کی کتاب "نوادر الاصول"
(ج ۳ ص ۱۳۵) کے حوالے سے لوگ پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔
دعا کی مکمل سند یہ ہے: "حدثنا قتیبۃ بن الحسن اللیثی، حدثنا ابو الاحوص
عن غیاث بن خالد الحنظلی مرفوعًا: ما جاءنی جبریل الا امرنی بهاتین
الدعوتین: اللهم ارزقنی طیبا واستعملنی صالحا۔" نوادر الاصول ۲/۲۲۲
مفتی صاحب! رہنمائی فرمائیں کہ یہ دعا مرفوعاً صحیح سند کے ساتھ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسنون دعاؤں
میں اسے شامل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟
تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

والسلام

دار الافتاء

مستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹی) 0334-8251826
ای میل - dilawerkhan.afridi@gmail.com
متعلم جامعہ ... حقانی
ساکنہ: راز گیر باندہ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مفتی صاحب ایک دعا امام حکیم ترمذی کی کتاب "نوادر الاصول" (ج 3، ص 135) کے حوالے سے لوگ پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں، دعا کی مکمل سند یہ ہے "حدثنا محمد بن الحسن اللیثی، حدثنا ابو الاحوص عن غیاث بن خالد الحنظلہ مرفوعاً ما جآءنی جبریل الا اٰمرنی بھاتین الدعوتین اللھم ارزقنی طیبا واستعملنی صالحاً"۔ مفتی صاحب رہنمائی فرمائیں کہ یہ دعا مرفوعاً صحیح سند کے ساتھ آپ ﷺ سے ثابت ہے؟ اور حضور ﷺ کی مسنون دعاؤں میں اسے شامل کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ تحقیقی جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

المستفتی: حافظ دلاور کوہاٹی

فون نمبر: 03348251826

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

تلاش بسیار کے بعد سوال میں مذکور روایت امام حکیم ترمذی کی کتاب "نوادرالاصول" کے علاوہ ہمیں کہیں نہیں ملی اور دوسرے جن محدثین نے اس دعا کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے (مثلاً علامہ متقی الھندی نے "کنز العمال میں اور علامہ جلال الدین السیوطی نے "الفتح الکبیر فی ضم الزیادہ الی الجامع الصغیر" میں) انہوں نے بغیر سند کے ذکر کر کے اس کی نسبت امام حکیم ترمذی کی طرف کی ہے اور نوادرالاصول کو ہی مأخذ بنایا ہے۔ نیز اس کی سند میں تینوں راوی "ابوالاحوص، غیاث، حنظلہ" مجہول اور غیر معروف شخصیات ہیں اس لیے یہ روایت معتبر نہیں اور نہ ہی یہ دعا صحیح سند کے ساتھ مرفوعاً کہیں ثابت ہے، لہذا اس دعا کو شدید ضعف کی وجہ سے حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب کرنے اور آگے پھیلانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

البتہ ویسے اس دعا کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، تاہم مناسب یہ ہے کہ اس دعا کے بجائے یہ دعا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا" پڑھی جائے جو بسند حسن منقول ہے، آپ ﷺ اس دعا کو فجر کی نماز کا سلام پھیرتے ہی پڑھتے تھے (شعب الایمان: 3/276)۔

لمافی التنویر لشرح الجامع الصغیر للصنعانی (380/9)

"ماجاءني جبريل إلا أمرني بهاتين الدعوتين: اللهم ارزقني طيبا واستعملني صالحا. الحكيم عن حنظلة" (ض). رمز المصنف لضعفه.

دار الافتاء

وفی المداوي لعلل الجامع الصغير وشرحي المناوي (456/4)

"مَا جاءَنِی جبريلُ إلا أمَرنِي بِهاتينِ الدعوتينِ: اللَّهُمَّ ارزُقنی طيبًا، واستعملنی صالحا". الحكيم عن حنظلة قال في الكَبير: حنظلةَ في الصحبة والتابعين كثير فكان ينبغی تمييزه. قلت: إذا كان وقع في السند غير مميز ولم يميزه مخرجه الحكيم فكيف يلزم المؤلف وحده بتمييزه، ثم إن الشارح كثير النقل من "نوادر الأصول" مما يدل على أنه وقف عليه، فلم لا ينظر في رجال الحديث ويميزه هو فإن ذلك من وظيفة الشارح. قال الحكيم في الأصل الواحد والستين ومائة (1): حدثنا محمد -يعنى ابن الحسن الليثى- ثنا أبو الأحوص عن غياث أبي خالد عن حنظلة قال: "قال رسول اللَّه -صلى اللَّه عليه وسلم-" فذكره.

وفی ضعيف الجامع الصغير وزيادته (730/1)

ما جاءني جبريل إلا أمرني بهاتين الدعوتين: اللهم ارزقني طيبا واستعملني صالحا (الحكيم) عن حنظلة. [حكم الألباني] (ضعيف)

وفی نوادر الاصول للحکیم الترمذی (135/4) مط: دار النوادر

حدثنا محمد قال حدثنا أبو الأحوص عن غياث أبن خالد عن حنظلة قال: "قال رسول اللَّه صلى اللَّه عليه وسلم ما جاءني جبريل إلا أمرني بهاتين الدعوتين: اللهم ارزقني طيبا واستعملني صالحا".

قال المحقق فی حاشیته: عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۱۰۳/۶) والمتقی الهندی فی کنز العمال (۹۹/۲) للحکیم الترمذی عن حنظلة، قلت لم یتبین لی تراجم رجال السند وقال المناوی فی فیض القدیر (۴۳۸/۵) حنظلة فی الصحابة والتابعین کثیر فکان ینبغی تمییزه.

وفی شعب الایمان (276/3)

1645 - عن مولى لأم سلمة، عن أم سلمة، أنه سمعها تحدث: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلم من صلاة الصبح قال: "اللهم إني أسألك علما نافعا ورزقا طيبا وعملا متقبلا".

والله سبحانه اعلم بالصواب

عبد الماجد عفا الله عنه

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۷/ جمادی الاولی/ ۱۴۴۳ھ

22/ دسمبر/ 2021ء

الجواب صحیح

بندہ **محمد یونس لغاری** عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۷/ جمادی الاولی/ ۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۱۷/ ۵/ ۱۴۴۳ھ

الجواب صحیح

بندہ عبید اللہ عفی عنہ

۱۷/ ۵/ ۱۴۴۳ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۹۰/ ۶۹

مورخہ ۲۰/ ۵/ ۴۳

25/12/2021